سوال نمبر 1

پیغمبر اقدس کی حیات طیبہ جنگی حکمت عملی کے لیے نمونہ عمل ہے وضاحت کریں۔

جواب

① تعارف:-

حضرت محمد ﷺ ایک عظیم سپہ سالار تھے۔ آپ ﷺ نے 313 کے لشکر سے لے کر 30,000 کے لشکر کی قیادت کی ہے۔ آپ ﷺ نے 27 غزوات میں شرکت کی۔ آپ ﷺ کے غزوات کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں آپ ﷺ نے کم سے کم جانی نقصان کو یقینی بنایا۔ 104 لڑائیوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد 257 تھی اور غیر مسلموں کی تعداد 759 تھی۔ جب کہ اسکے مقابلے میں جنگ عظیم اول اور دوئم میں کروڑوں لوگ لقمہ اجل بنے۔ آپ ﷺ کی آمد سے قبل عرب کے بہت برے حالات تھے۔ وہ لوگ جنگ کے دوران فوج کے آگے عورتوں اور بچوں کو کھڑا کر دیتے تھے تاکہ اُن پر کوئی حملہ نہ کرے، اور وہ لوگ

حرمت والے مہینوں میں بھی جنگیں کرتے تھے۔ لاشوں کی توہین کرتے تھے ایک بار **ہندہ زوجہ ابوسفیان** نے حضرت حمزہؓ کے جسم اقدس کو شہادت کے بعد چیرا اور جگر نکال کر چبایا۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ انتہائی برا سلوک کرتے کہ ان کو زمین کے نیچے سرنگ کھود کر گہرا بنا کر اور وہاں رکھتے۔ کنوؤں میں مرے ہوئے جانور ڈال دیتے یا پھر زہر ڈال دیتے تاکہ وہ پانی نہ پی سکیں۔ اور تو اور وہ لوگ کھڑی فصلوں کو آگ لگا دیتے اور درختوں کو کاٹ دیتے حضرت محمدؐ نے ان تمام چیزوں کی ممانعت کی ہے۔ حضرت محمدؐ کے جنگی اصولوں میں بوڑھوں، بچوں اور خواتین کے قتل کی ممانعت، عبادت گاہوں کا تحفظ، لاش کا مثلہ کرنے کی ممانعت، لوٹ مار کی ممانعت، ذمی اور سفیر کے قتل کی ممانعت نمایاں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ 1400 سال پہلے حضرت محمدؐ نے جو جنگ کا طریقہ لوگوں کو سکھایا ہے وہ نہ صرف مسلمان جرنیل بلکہ تمام مذاہب کے جرنیلوں کو جنگی پالیسیاں رسالت مآبؐ کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے عمل کرنا چاہیے۔

اسلام میں جنگ کے قوانین وضوابط

(1) غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز:

اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ رات کے وقت جب لوگ سو جاتے تو ان پر حملہ کر دیتے نبی کریمؐ نے اس عادت کو بند کیا اور قاعدہ مقرر کیا کہ صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ نہ کیا جائے۔

Day:______ Date:______

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالکؓ خیبر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

> "نبی کریمؐ جب رات کے وقت کسی قدم پر پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے۔"

② آگ میں جلانے کی ممانعت:

عرب شدت انتقام میں دشمن کو آگ میں ڈال دیا کرتے تھے نبی کریمؐ نے اس وحشیانہ حرکت سے منع فرمایا۔

حضورؐ فرماتے ہیں:-

> "آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے کسی کو سزاوار نہیں ہے"

③ لوٹ مار کی ممانعت:

اسلام نے جنگ کی صورت میں کامیابی ہونے پر لوٹ مار سے منع کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہیں:-

> "کہ نبیؐ نے لوٹے ہوئے مال کو حرام قرار دیا ہے۔"

④ تباہ کاری کی ممانعت:-

افواج کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو خراب کرنا، کھیتوں کو تباہ کرنا، بستیوں میں قتل کرنا جنگ کے معمولات میں سے ہے۔ مگر اسلام ان چیزوں کو فساد سے تعبیر کرتا ہے اور سختی کے ساتھ منا

جائز قرار دیتا ہے قرآن مجید میں ہے

> "اور جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور فصلوں اور نسلوں کو تباہ کرے، مگر اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔"

۵) قتل سفیر کی ممانعت

آپؐ نے سفراء اور قاصدوں کے قتل سے بھی منع فرمایا ہے۔ **مسیلمہ کذاب** کا قاصد عبداللہ بن الحارث جب اس کا گستاخانہ پیغام لے کر حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا اگر قاصدوں کا قتل منع نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔

عظیم فلاسفر، جارج برنارڈ شا

> "مجھے یقین ہے اگر آج کی دنیا کی قیادت کرنے کے لیے "محمدؐ" آجائیں تو وہ عالمی مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ہم بالآخر خوشحالی اور اتفاق کی فضا میں زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔"

۶) تصورِ جہاد:

جہاد کے معنی "کوشش کرنا" ہے۔

معاشرے سے ظلم و بربریت کے خاتمے اور امن و امان کے قیام کے لیے جو کوشش کی جاتی ہے اسکو جہاد کہتے ہیں۔ جہاد شریعت کے مطابق اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جان و مال کو وقف کر دینا ہے

حضرت علیؓ کا واقعہ:

غزوہ خندق میں لڑتے ہوئے ایک شخص نے ان کے چہرے پر تھوک پھینک دیا تو انہوں نے لڑنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس میں انکا ذاتی غصہ بھی آ گیا تھا

نبی جب تک مکہ میں تھے مسلح جہاد فرض نہیں ہوا تھا۔ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ گئے تو کفار کی سازشوں اور ظلم کا سلسلہ جاری رہا تو اللہ نے مسلمانوں پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دے دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"تم پر (اللہ کی راہ میں) قتال فرض کیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں ناپسند ہے"

(سورۃ البقرہ: 216)

2018ء میں دہشت گردی کے خلاف علمائے کرام نے "پیغام پاکستان" کے نام سے کتابی شکل میں ایک متفقہ فتویٰ جاری کیا 1800 سے زائد علماء کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ میں دہشت گردی خون ریزی، خودکش حملوں اور ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد کو خواہ کسی نام یا مقصد سے ہو حرام قرار دیا ہے۔ اس فتویٰ میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جہاد صرف ریاست کا حق ہے، ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کسی کو اجازت نہیں اور ریاست کی اجازت کے بغیر کوئی جہاد نہیں کر سکتا۔ اس فتویٰ کے بعد اس قسم کے تمام فتاوی جن سے دہشت گردی کو تقویت ملی ہو ان سب کو ختم کرنا ضروری ہے۔

جہاد کی فرضیت:-

جہاد ان صورتوں میں جائز ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

① مظلوم کی حمایت:

ملت اسلامیہ کے کسی حصے پر دنیا بھر میں کہیں ظلم ہو رہا ہو تو ان کی مدد کے لیے پر حملہ

کوشش کرنا اور ان سے ہر ممکن تعاون کرنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے
قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> "اے لوگو! تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ
> میں اور کمزور مرد، عورتوں اور بچوں کے واسطے
> جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے رب ہمیں اس بستی سے نکال
> جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے۔"

(سورۃ النساء 75)

② امن کی خاطر لڑنا:

جہاد کا مقصد معاشرے میں امن و سلامتی کا قیام ہے۔ جہاد کا مقصد زمین سے فساد، دہشت گردی، بدامنی کا خاتمہ ہے۔ قرآن پاک میں ہے

> "اللہ کی زمین پر فساد مت پھیلاؤ۔ اللہ فساد
> پھیلانے والوں کو ناپسند کرتا ہے"

(سورۃ النساء 76)

③ اسلام کی راہ میں رکاوٹ کو دور کرنا

جب اسلام کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جائیں مثلاً لوگوں کو اسلام پر عمل کرنے کا حق نہ دیا جائے اور انہیں رب کی بندگی سے روکا جائے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے

> "کچھ لوگوں کو اس لیے مارا جاتا کیونکہ ان کا جرم
> صرف اتنا ہے کہ وہ ایک اللہ کو ماننے والے ہیں"

③ جدید جنگی صفات

① جنگ میں جدید حکمت عملی ② عزم کا پختہ

اور ارادے کا پکا ہونا ③ زیادہ سے زیادہ شجاعت
④ دشمن کی ناکہ بندی اور اقتصادی دباؤ
⑤ جسمانی اعتبار سے قوی اور مضبوط
⑥ جنگی ہتھیاروں سے آگاہی ⑦ فوری طور پر واضح احکام
دینے کی صلاحیت ⑧ حد درجہ اندیشی اور صاحب فکر ہو
⑨ اسے فوج پر کامل اعتماد ہو اور فوج کو اس پر کامل
بھروسا ہو ⑩ فتح و شکست میں اپنے آپ قابو رکھنا

4) حضورؐ کے جنگی حربے

1) دشمن کا سیاسی محاذ پر مقابلہ:

شروع میں سارا عرب حضورؐ کی دعوت حق کا مخالف تھا آپؐ مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد اپنے مخالفین کی تعداد کم کرنے کی کوشش کی۔ آپؐ نے مدینہ کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ ایک معاہدہ طے فرمایا جو **میثاق مدینہ** کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ایک یہ شرط رکھی گئی کہ بیرونی حملہ کے خلاف سب اہل مدینہ مل کر شہر کا دفاع کریں گے۔ اسکے بعد مدینہ کے گرد و نواح کے قبائل کے ساتھ دوستی کے معاہدے کیے اس کا فائدہ یہ ہوا کہ مدینہ کے غیر مسلم اور گرد و نواح کے قبیلے قریش سے مل کر مسلمانوں سے دشمنی نہ کر سکتے تھے

2) دشمن کے حالات کی خبر رسانی

حضورؐ نے دشمن کی خبریں حاصل کرنے کا عمدہ اہتمام فرمایا۔ آپؐ نے ہوشیار خبر رساں اس کام پر مامور فرما رکھے تھے۔ معلوماتی مہمیں بھی اس مقصد کے لیے روانہ فرماتے رہتے۔ چنانچہ آپؐ کو دشمن کی تمام

سرگرمیوں کی فوراً اطلاع ہو جاتی تھی مثلاً جنگ بدر کے لیے قریش مکہ کا لشکر مدینہ پر چڑھائی کے لیے مکہ سے روانہ ہوا تو آپؐ کو فوراً اسکی خبر مل گئی

5 غزوات رسولؐ کا مختصر تعارف

1. غزوہ بدر میں نبی اکرمؐ کے ماتحت صرف 313 صحابہؓ کا لشکر تھا اور مخالفین ابوجہل جیسے سپہ سالار کی سرکردگی میں ایک ہزار کی تعداد میں لشکر تھا مگر آپؐ کی فنون جنگ سے کمال مہارت کی وجہ سے دشمن کو شکست ہوئی۔ مسلمان صرف 14 شہید ہوئے۔ دشمن 70 کی تعداد میں مقتول ہوئے۔
2. غزوہ طائف میں حضورؐ کی زیر کمان بارہ ہزار فوج تھی۔ بنو ثقیف پر محاصرہ کیا گیا۔ دشمن ایک مہینہ کے بعد خود اسلام قبول کیا
3. غزوہ احزاب میں حضورؐ کے ساتھ صرف 3000 مسلمان تھے مگر کفار 10,000 کی تعداد حملہ آور ہوئے حضورؐ کے تدبر کی بدولت ناکامی ہوئی۔
4. غزوہ بنو قریظہ میں حضورؐ کی مہارت کی وجہ سے یہود کو شکست فاش ہوئی۔ اور انکے 400 آدمی قتل اور 1200 قیدی ہوئے
5. غزوہ خیبر میں حضورؐ کے زیر کمان صرف 1400 فوجی تھے۔ یہود کنانہ بن الحقیق کی قیادت میں 10,000 کی تعداد مقابلے پر تھے مگر شکست ہوئی۔

روسی فلاسفر، لیو ٹالسٹائے

> "اب پوری دنیا میں صرف محمدؐ کے قانون کی حکمرانی ہوگی۔"

6 نبی کریمؐ کی جنگی حکمت عملی

① کم سے کم جانی نقصان کو یقینی بنایا

سرکار کے در پہ فاتح عالم
تھا عام شب و روز جنہیں بت شکن سے
تاج جم و قیصر ہیں میرے پاؤں کے نیچے
حاصل مجھے پابوسی سرکار ہے جب سے

حضورؐ کی زندگی میں 80 لڑائیاں شمار کی جا سکتی ہیں اگر 80 غزوات اور سرایا کی تعداد کو جمع کریں تو کل تعداد 1018 ہوتی ہے۔ جب 1018 کو 80 پر تقسیم کریں تو 13 سے بھی کم اوسط نکلتی ہے آپؐ نے کم سے کم انسانی جانوں کے نقصان کو یقینی بنایا یہ انسانی تاریخ میں سب سے کم شدت والی جنگیں تھیں۔

فرانسیسی فلاسفر الفانسی دے لامارٹائن

> اگر غیر معمولی طور پر ذہین ہونے کا فیصلہ ان تین چیزوں پہ کیا جائے۔۔ عظیم مقصد، انتہائی محدود ذرائع، بے مثال نتیجہ۔۔ تو کوئی بھی شخص محمدؐ کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔۔

② مشاورتی کونسل

آپؐ نے ایک مشاورتی کونسل بھی بنائی۔ جس میں مشورہ کیا جاتا کہ جہاد کے لیے کیا اقدام کرنے ہیں اس کے علاوہ آپؐ خود اپنی فوجوں کی صف بندی کرتے۔ پھر آپ خود معائنہ کرتے کم عمر اور ناقابل اعتماد آدمیوں کو فوج سے نکال دیتے۔

③ شہدا کی قربانیوں کو یاد رکھنا

فتح مکہ کے بعد آپؐ احد

میدانِ پیر گوٹ انہوں نے تمام شہداء کی دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھائی اور خطبہ دیا کہ آج اسلام کو اتنا عروج جو ملا ہے وہ ان کے شہداء کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

خلاصۂ بحث

آپؐ کے جنگی اصولوں کی وجہ سے جنگوں میں کم سے کم جانی نقصان ہوا۔ اُن میں مسلمانوں کی تعداد 257 تھی اور 127 زخمی تھے اور دشمن کی تعداد 759 تھی۔ کسی جرنیل کی حکمتِ عملی کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے کہ وہ کم سے کم خون ریزی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملک فتح کرے۔ اسلام نے 1400 سال پہلے جو جنگی طریقہ لوگوں کو سکھایا اگر آج بھی اقوامِ متحدہ اُن جنگی اصولوں کو نافذ کرے تو دنیا میں کم سے کم نقصان ہو۔

سر باسورتھ سمتھ

"کائنات میں اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ کہ اس نے منصفانہ طور پر ایمانداری سے حکومت کی ہے تو وہ صرف "محمد" کی ذات ہے"

نپولین بونا پارٹ:

اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے

"محمد ایک عظیم بے خطر سپاہی تھے جنھوں نے اپنے سے 3 گنا بڑے لشکر کو شکست دی۔"